ماہ رجب

ترتیب : مولانا عبد الخالق محمد صادق

اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے ہی مہینوں کی تعداد بارہ مقرر کی ہے' ارشاد باری ہے: ''زمین اور آسمان کے پیدائش کے روز سے ہی مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک بارہ ہے' جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں''۔(سورۃ التوبۃ :۳۶)

اور حرمت والے مہینے' رجب ۔ذیقعدۃ ۔ذوالحجۃ ۔اور محرم ہیں ۔اور ان مہینوں کو حرمت والے اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان میں لڑائی کرنا حرام تھا تاکہ علاقے میں امن ہو اور لوگ بآسانی حج کے لئے آ اور جا سکیں ۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے یعنی ضرورت پڑنے پر ان مہینوں میں جہاد کیا جاسکتا ہے' لیکن گناہوں اور اللہ کی نافرمانیوں سے دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ اجتناب کرنا چاہیئے ۔(لطائف المعارف)

رجب کا معنیٰ ؟: عربی زبان میں ترجیب کے معنیٰ تعظیم کے ہیں اور ماہ رجب کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ عرب اس کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اس مہینے میں بتوں کے نام پر جانور ذبح کیا کرتے تھے' جنہیں '' عتیرہ'' کہا جاتا تھا لیکن جب اسلام آیا تو اس نے یہ رسم ختم کردی ۔ (متفق علیہ)

جہاں تک اس مہینے میں مخصوص عبادات' روزے اور نوافل جیسا کہ صلاۃ الرغائب اور شب معراج کی عبادت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے بلکہ اس قسم کی تمام روایات انتہائی ضعیف یا من گھڑت ہیں ۔حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں ''ماہ رجب کے روزوں اور نوافل کے بارے میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے''

(تبیین العجب ص ۱۷)

اور امام سیوطیؒ فرماتے ہیں ''رجب کے روزوں کی فضیلت کے بارے میں جتنی روایات ہیں یا تو منکر ہیں یا موضوع (من گھڑت) ہیں ۔ (الشماریخ فی علم التاریخ ص ۴۰)

علی بن ابراہیم العطارؒ کہتے ہیں ''رجب کے مخصوص روزوں کے بارے میں وارد شدہ روایات من گھڑت اور بے اصل ہیں ۔(الفوائد المجموعۃ ص ۴۴۰)

اور اسی طرح امام ابن جوزیؒ' شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ 'امام ابن قیمؒ اور دیگر متأخرین کی رائے ہے کہ خصوصی طور پر ماہِ رجب کے قیام وصیام کے فضائل میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔لہذا اہل اسلام کے لئے نبی ﷺ کی اتباع اور پیروی ضروری ہے' اپنی طرف سے نئی نئی عبادات ایجاد کرنا اور نئے نئے طریقے نکالنا کلمہ گو مسلمان کے لئے لائق نہیں بلکہ اس مہینے میں بھی عام عادت کے مطابق نمازِ تہجد' پیر وجمعرات اور ایام بیض (۱۳'۱۴'۱۵) کے روزے جو کہ نبی ﷺ سے ثابت شدہ ہیں انہیں کو معمول بنانا چاہیئے ۔

۲۲/ رجب کے کونڈے؟ یہ رسم ۱۹۰۶ء کو شروع ہوئی جب ہندوستان کی ریاست رام پور کے ایک خورشید احمد مینائی

نامی شخص نے اس سلسلے میں ایک کہانی تراش کر ''داستان عجیب'' کے نام سے شائع کی' جس میں حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا کہ ''امام جعفر صادقؒ نے خود فرمایا! جو شخص ۲۲ رجب کو میرے نام کی نیاز کے طور پر'' کونڈے '' کرے اور میرے ذریعے اپنی حاجت مانگے تو ضرور پوری ہوگی اور اگر پوری نہ ہوئی تو قیامت کے دن میرا دامن ہوگا اور اس کا ہاتھ''۔

۱۔قارئین !غور فرمایئے جو رسم آنحضرت ﷺ کے چودہ سو سال بعد شروع ہوئی ہو وہ کیسے نیکی ہوسکتی ہے؟

۲۔فقہ اسلامی کی تقریباً تمام کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہوا ہے کہ ''نذر و نیاز عبادت ہے جو صرف اللہ کا حق ہے غیر اللہ کی نیاز شرک ہے''۔ لھذا حضرت امام جعفرؒ جیسی بلند پایہ شخصیت کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کسی کو شرک کرنے کا حکم یا ترغیب دیں۔

۳۔ ۲۲/ رجب کا حضرت جعفر صادقؒ سے کیا تعلق ہے؟اس روز نہ تو آپ کی ولادت ہوئی نہ وفات۔آپکی ولادت ۸/ رمضان المبارک ۸۰ھ یا ۸۲ھ میں اور وفات ۱۵/ شوال ۱۴۸ھ میں ہوئی' اور نہ ہی آپکی زندگی میں اس روز کوئی اہم واقعہ پیش آیا' بلکہ یہ دن تو کاتب وحی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا دن ہے' تو پھر ۲۲ رجب کی تخصیص چہ معنی دارد؟ بنا بریں یہ ایک خود ساختہ رسم ہے 'اس لئے ہر مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

اِسراء ومعراج:مشہور روایت کے مطابق رجب کی ۲۷/ تاریخ کو اللہ تعالی نے نبی اکرم ﷺ کو ''اسراء ومعراج'' جیسے عظیم الشان معجزے سے نوازا' رات کے کچھ حصّے میں مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ' وہاں سے سدرۃ المنتھی تک اور وہاں سے واپسی آپ ﷺ کا عظیم الشان معجزہ ہے' جس پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

نمازِ پنجگانہ کی فرضیت:ماہ رجب میں ہی معراج کے موقعہ پر پانچ نمازیں فرض ہوئیں' اس سے پہلے دو نمازیں تھیں فجر اور عشاء۔ابتدائی طور پر اللہ تعالی نے ۵۰ نمازیں فرض کیں اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے پر نبی ﷺ نے اللہ تعالی سے تخفیف طلب کی تو بالآخر پانچ نمازیں فرض ہوئیں' اب امت ادا تو پانچ نمازیں کرے گی لیکن اسے ثواب پچاس کا ہی ملے گا۔لھذا ہمیں اللہ کی رحمت کے بحر مواج سے بھر پور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اور یاد رکھیئے !نماز ہی ایمان وکفر میں حد فاصل ہے' قیامت کے دن پہلے اسی کا حساب ہوگا' یہ دین کا اہم رکن ہے اور کسی حال میں بھی معاف نہیں ہے (سوائے عورتوں کے مخصوص حالات کے)۔اور باقی تمام احکام زمین پر نازل ہوئے لیکن نماز تحفۂ معراج ہے جو آپکو ساتوں آسمانوں کے اوپر سدرۃ المنتھی کے پاس عطا ہوئی' لھذا ہمیں اللہ تعالی کے اس عظیم عطیہ کی قدر کرنی چاہیئے۔ وما علینا إلاّ البلاغ